Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۶ | ۱۶ ہجرت ۱۳۳۱ہش - ۱۶ مئی ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۱۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۵ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں چار روز قیام فرمانے کے بعد آج چھ بجے شام کار میں واپس ربوہ تشریف لے گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گھٹنے میں خفیف سا درد ہے۔ نیز معدے کی شکایت پھر کچھ عود کر رہی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو آج خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً آرام ہے۔ حرارت بھی کم ہے اور کمزوری میں بھی نمایاں فرق ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

کبڈی کے میچ میں تعلیم الاسلام کالج کی کامیابی

لاہور ۱۵ مئی۔ کبڈی کے سالانہ مقابلوں میں تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم گورنمنٹ کالج منٹگمری اور زمیندارہ کالج گجرات کو شکست دے کر فائنل میں پہنچ گئی۔

کل ساڑھے پانچ بجے یونیورسٹی کے وسیع و عریض میدان میں اسلامیہ کالج اور تعلیم الاسلام کالج کا فائنل میچ ہوگا۔ گذشتہ مقابلوں میں مجید اللہ اور نثار احمد نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔

ڈھاکہ ۱۵ مئی۔ وزیر خزانہ چودھری محمد علی نے رات نسبتاً آرام سے بسر کی۔ اور وہ اب رو بصحت ہو رہے ہیں۔

نزدیک و دور سے

۱۵ مئی ۵۲ء

پشاور۔ حکومت سرحد نے پیداوار کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں کو تباہ کرنے کے لئے زبردست مہم کا آغاز کر دیا ہے۔ اس سال ان کیڑوں کی وجہ سے سرحد کی فصل کو کافی نقصان پہنچا ہے۔

کراچی۔ مغربی پاکستان سے ۵ لاکھ ٹن نمک مشرقی بنگال کی ضروریات کے لئے عنقریب روانہ کر دیا جائے گا۔ نیز حکومت پاکستان نے فولاد اور لوہے کی نقل و حمل پر پابندی عاید کر دی ہے۔ اس سلسلے میں ضروری اجازت نامے لوہے اور فولاد کے کنٹرولر جاری کر سکتے ہیں۔

واشنگٹن۔ امریکہ کے سب سے بڑے یونائیٹڈ سٹیٹ نامی جہاز کو سمندر میں اتار دیا گیا۔ اس جہاز کی تعمیر پر ۷ کروڑ ڈالر صرف ہوئے۔ اور اس میں ۲ ہزار آدمی سفر کر سکتے ہیں۔ یہ جہاز ایشیائی ممالک کے درمیان سفر کیا کرے گا۔

کراچی۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان آمد و رفت کے سلسلے میں پاسپورٹ سسٹم جاری کرنے کے لئے آج یہاں دونوں ممالک کے افسران کی کانفرنس کا آغاز ہوا۔ جس میں ابتدائی تفصیلات پر غور کیا گیا۔

تونس کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر عرب ایشیائی بلاک سلامتی کونسل کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کریگا

تونس ۱۵ مئی۔ فرانس کی آمرانہ پالیسی کے خلاف تونس کے قوم پرستوں کے حالیہ مظاہروں کے بعد تونس میں جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے پیش نظر عرب ایشیائی بلاک سلامتی کونسل کا ایک اور ہنگامی اجلاس طلب کرے گا۔ عرب ایشیائی بلاک کے ایک ترجمان نے رائٹر کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا، کہ تونس کے تازہ ترین حالات کے نتیجے میں مارشل لاء کے نفاذ کا جو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کے پیش نظر سلامتی کونسل کا خاص اجلاس طلب کیا جانا ضروری ہے۔ مسئلہ تونس کے حامی ممالک کے ایک خاص اجلاس کے بعد اعلان کیا گیا، کہ اس امر کی اب کوئی امید باقی نہیں رہی۔ کہ فرانس متنازعہ فیہ امور پر تونس کے حقیقی نمائندوں سے گفتگو کرے گا۔ سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے متعدد ممبر ممالک سے رابطہ قائم کیا جا رہا ہے۔ تاکہ اس طرح جنرل اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے کے لئے مزید سہولتیں پیدا ہو جائیں۔ عرب ایشیائی بلاک نے اپنے کل کے اجلاس میں شرکت کے لئے کئی دیگر ممالک کو بھی دعوت نامے بھیجے ہیں۔ ان میں سویڈن۔ ناروے ڈنمارک۔ تھائی لینڈ۔ نیوزی لینڈ۔ یوگوسلاویہ۔ اور ہالینڈ کے ممالک شامل ہیں۔ نیز تونس کے سابق وزیر اعظم کو یہ احکامات موصول ہوئے ہیں۔ کہ وہ سوائے اپنے رشتہ داروں کے کسی اور سے ملاقات نہیں کر سکتے۔ تونس کے موجودہ حالات پر غور کرنے کے لئے فرانسیسی کابینہ کا ایک خاص اجلاس پیر کے روز بلایا گیا ہے فرانس کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا ہے۔ حکومت فرانس تونس میں اصلاحات نافذ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ فرانس میں آج بھی بم پھٹنے کی واردات ہوئی۔

منٹگمری میں فوجی تربیت گاہ

لاہور ۱۵ مئی۔ یکم ستمبر ۱۹۵۲ء کو گورنمنٹ کالج منٹگمری کے ملٹری ونگ میں پری کیڈٹ کالج کی فسٹ ایر کلاس شروع ہو جائیگی۔ یہ کلاس دوسرے سال جب پری کیڈٹ کالج کی عمارت مکمل ہو جائیگی۔ حسن ابدال میں منتقل کر دی جائے گی، پنجاب یونیورسٹی کے ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی کے کورسوں کی تعلیمی سہولیات کے علاوہ اس ونگ میں ملٹری کے خاص مضامین کی تربیت بھی دی جائیگی۔ فسٹ کیڈٹ کورس میں داخلہ کے لئے موزون امیدواروں سے درخواستیں مانگی گئی ہیں۔

بہاولپور کے موجودہ انتخابات میں ہر قسم کے ناجائز دباؤ سے احتراز کیا جائیگا

مسلم لیگ کے لیڈر مخدوم زادہ حسن محمود کا بیان

بہاولپور ۱۵ مئی۔ مسلم لیگ کے لیڈر مخدوم زادہ حسن محمود نے کہا، کہ بہاولپور کے موجودہ الیکشن آزادانہ طریق پر سر انجام پائیں گے۔ اور اس سلسلے میں ہر قسم کے ناجائز دباؤ سے احتراز کیا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا، کہ آزاد اور غیر جانبدارانہ ماحول کو برقرار رکھنے کے لئے حکومت مختلف قسم کی دقتیں بھی برداشت کر رہی ہے۔ مختلف افسروں کی تبدیلیاں صرف اسی وجہ سے روک دی گئی ہیں۔ کہ کہیں ان تبدیلیوں کو بھی انتخابی جدوجہد پر محمول نہ کیا جا سکے۔ نیز اس وقت تک ریاست میں کسی کو بھی سیفٹی ایکٹ یا غنڈہ ایکٹ کے ماتحت گرفتار نہیں کیا گیا۔ آپ نے مخالف پارٹی کے رویے کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلم لیگ کے جلسوں میں گڑبڑ پیدا کرنے کے لئے ہر ہتھکنڈا کیا جاتا ہے۔ اور انتخابی سرگرمیوں میں مختلف قسم کی دقتیں پیدا کی جاتی ہیں۔ یاد رہے۔ کہ مخالف پارٹی کے لیڈر سردار محمود خاں نے بھی اس بات کو تسلیم کیا تھا۔ کہ افسران متعلقہ اس بات کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ریاست کے موجودہ انتخابات آزادانہ طور پر سر انجام پائیں۔

جرمنی اور چیکوسلاویکیہ سے تجارتی معاہدے

کراچی ۱۵ مئی۔ پاکستان اور جرمنی کے تجارتی معاہدے کی میعاد جو ۳۱ دسمبر ۵۱ء کو ختم ہو رہی تھی۔ اب اسے جون ۵۲ء تک بڑھا دیا گیا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے پاکستان پٹ سن۔ کپاس۔ پشم۔ کھالیں۔ چائے اور کھیلوں کا سامان جرمنی بھیجے گا۔ اور اس کے مقابلے میں لوہے اور فولاد کی چادریں متعدد قسم کی مشینری۔ بجلی کے آلات۔ پلاسٹک اور ربڑ کی بنی ہوئی اشیاء اور کاغذ جرمنی سے حاصل کرے گا۔ پاکستان نے چیکوسلاویکیہ سے بھی ایک تجارتی معاہدہ کیا ہے۔ جس کی رو سے پاکستان پٹ سن اور کھیلوں کے سامان کے بدلے میں مشینری اخباری کاغذ اور دیا سلائی چیکوسلاویکیہ سے حاصل کرے گا۔

صوبجیٹ انسٹرکٹر کیڈٹ کورس گورنمنٹ کالج منٹگمری کے پاس ۱۵ جون ۵۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ امیدواروں کے لئے کنوارہ اور پنجاب کا مستقل باشندہ ہونا ضروری ہے۔ اس کلاس میں داخلہ کے لئے پندرہ اور سترہ سال کے درمیان عمر مقرر کی گئی ہے۔ اور کم از کم تعلیمی قابلیت میٹریکولیشن یا اس کے ہم رتبہ ڈپلومہ کا ہونا لازمی ہے۔ منتخب شدہ امیدواروں کو ٹیوشن فیس، بورڈنگ فیس۔ خوراک۔ کتابوں۔ کھیلوں وغیرہ کے اخراجات کے لئے بارہ سو روپیہ سالانہ دینا ہوگا۔ تقریباً [illegible]

زرعی اصلاحات کو عملی جامہ پہنانے کیلئے صوبہ بھر کے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایات

لاہور ۱۵ مئی۔ حکومت پنجاب کی طرف سے صوبہ کے تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ صوبائی اسمبلی کی منظور شدہ زرعی اصلاحات کو سختی سے عملی جامہ پہنایا جائے۔ اور حکام متعلقہ اپنے اپنے اضلاع میں ان اصلاحات کو مکمل طور پر نافذ کرنے کے لئے پوری کوشش کریں۔ حکومت کی طرف سے جاری شدہ ہدایات کے مطابق سال رواں کی فصل ربیع کو کاشتکاروں اور مالکان زمین کے درمیان ۴۰ اور ۶۰ کی نسبت سے تقسیم کرنا ضروری ہے۔ نیز اصلاحات کی تمام دیگر ضروریات پر بھی عمل درآمد ضروری ہے۔ ان قوانین کا اطلاق متروکہ زمینوں پر بھی ہوگا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں وصدقہ وغیرہ

حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا کے صدقات ضائع نہیں گئے

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی)

ذیل میں ان رقوم کی فہرست درج کی جاتی ہے جو سابقہ اعلان کے بعد چندہ امداد درویشاں و صدقہ حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا وغیرہ کی صورت میں دفتر ہذا میں موصول ہوئی ہیں۔ حضرت ام المومنین ادام اللہ فیوضہا کے صدقے کی رقوم تو ساتھ ساتھ خرچ کر دی جاتی تھیں لیکن چندہ امداد درویشاں کی رقوم دفتر میں جمع کر کے مستحق درویشوں اور ان کے اہل و عیال پر حسب ضرورت خرچ کی جا رہی ہیں۔ اس دفعہ چندہ امداد درویشاں میں دو دو پانچ پانچ سو کی رقوم بھی شامل ہیں جو دو کراچی کے دوستوں نے غیبی تحریک کے ماتحت ارسال فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو رقم کی کمی بیشی کا کوئی سوال نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کی نظر دل کے تقویٰ پر ہوتی ہے اور وہ سب کو ان کی نیتوں اور ان کے اخلاص اور ان کے جذبۂ قربانی کے مطابق جزاء دیتا ہے اور بعض اوقات کم رقم دینے والا خدا کے نزدیک جو سارے ظاہر و باطن حالات پر آگاہ ہے زیادہ رقم دینے والے سے بڑا درجہ رکھتا ہے۔ لیکن بہرحال اب جبکہ رمضان کا مبارک مہینہ آرہا ہے اور اس کے بعد عید کی تقریب ہے اور ساتھ ہی سالانہ امتحانوں کی وجہ سے درویشوں کے بچوں کے تعلیمی اخراجات بھی بڑھ گئے ہیں تو لازماً ان ایام میں اس فنڈ کی ضروریات بھی زیادہ ہو جاتی ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ فہرست ہذا کی میزان میں رقم کی غیر معمولی زیادتی ہمارے آسمانی آقا کے غیر معمولی فضل کی وجہ سے ہے جو ان مستحق درویشوں کی ضرورت پر سب سے زیادہ آگاہ ہے۔ جو اس وقت جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے اور ہر قسم کی تنگی برداشت کرتے ہوئے قادیان میں خدمت دین بجا لا رہے ہیں۔

حضرت اماں جان ادام اللہ فیوضہا کیلئے صدقہ کی رقوم بھجوانے والوں کو تسلی رکھنی چاہیئے کہ ان کا یہ عمل صالح خدا کے فضل سے ہرگز ضائع نہیں گیا۔ بلکہ جہاں یہ خدمت خود ان کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ برکت اور سعادت کا موجب ہوگی وہاں وہ حضرت اماں جان مرحومہ مغفورہ کی روح کیلئے بھی یقیناً تسکین کا باعث ہوگی کہ ان کی روحانی اولاد نے ان کے لئے کس درد اور سوز سے دعائیں کیں اور صدقات دیئے ہیں۔ ہر دعا اور ہر صدقہ کا نتیجہ ظاہری صورت اور مطلوبہ رنگ میں نکلنا ضروری نہیں ہوتا۔ بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اسی صورت میں یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ لیکن بہرحال نکلنا ضرور ہے اور سچے مومنوں کا کوئی نیک عمل کسی صورت میں ضائع نہیں جاتا

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۱۳/۵/۵۲

(۱) منیر احمد صاحب ابن ممتاز علی صاحب سٹور کیپر ربوہ امداد درویشاں ۵—۰—۰
(۲) محمد اسماعیل صاحب معرفت ایم۔اے اینڈ سنز چمن 〃 ۵—۰—۰
(۳) اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ (صدقہ حضرت اماں جان) ۵—۰—۰
(۴) ڈاکٹر احسان علی صاحب لاہور 〃 ۵—۰—۰
(۵) محمد یعقوب خانصاحب انسپکٹر کواپریٹو سوسائیٹیز طارق آباد لائل پور امداد درویشاں ۵—۰—۰
(۶) عبد الحمید صاحب جنجوعہ اے ڈبلیو آئی پاکستان عقیقہ بچہ بصورت بکرے (جو قادیان میں ہوا) ۵۰—۰—۰
(۷) قریشی مطیع اللہ صاحب صاحب سیالکوٹ امداد درویشاں ۱۰—۰—۰
(۸) ممتاز علی صاحب محلہ الف ربوہ برائے صدقہ بکرا حضرت صاحب (جو قادیان میں ہوا) ۲۵
(۹) اہلیہ سید اعجاز احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ چکگاؤں امداد درویشاں ۵—۰—۰
(۱۰) بذریعہ میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت کوئٹہ (صدقہ حضرت اماں جان) ۹۰—۰—۰
(۱۱) طاہرہ اختر صاحبہ بنت چوہدری محمد سعید صاحب ۱۴۵ پیر آباد حیدرآباد سندھ 〃 ۲۰—۰—۰
(۱۲) ملک دوست محمد صاحب کمپونڈر سول ہسپتال بہاولنگر امداد درویشاں ۵—۰—۰
(۱۳) اہلیہ سلطان محمد خانصاحب بذریعہ فتح محمد خاں صاحب ظفر آباد اسٹیٹ سندھ۔ صدقہ مساکین ۵—۰—۰
(۱۴) ملک شیر بہادر خانصاحب پریذیڈنٹ خوشاب امداد درویشاں۔ ۱۰—۰—۰
(۱۵) عابدہ خاتون صاحبہ مرحومہ بذریعہ اہلیہ چوہدری ابو الہاشم صاحب مرحوم امداد درویشاں ۵—۰—۰
(۱۶) بذریعہ سیدہ امۃ العزیز صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ گھیانہ (صدقہ حضرت اماں جان) ۲۴—۵—۰
(۱۷) امۃ الرحیم صاحبہ بنت مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم امداد درویشاں ۱۰—۰—۰
(۱۸) مولوی سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ ربوہ 〃 ۵—۰—۰
(۱۹) محمد احمد صاحب حیدر آبادی (صدقہ حضرت اماں جان) ۲—۰—۰
(۲۰) ڈاکٹر محمد رفیع خانصاحب عیسیٰ خیل 〃 ۲۵—۰—۰
(۲۱) صفیہ بانو صاحبہ (ام سید ناصر احمد شاہ صاحب) گوجرانوالہ امداد درویشاں ۵—۰—۰
(۲۲) 〃 〃 〃 صدقہ ۳—۰—۰

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یاد میں

وہ درخشندہ ستارہ چھپ گیا
ہائے وہ آغوشِ علم و معرفت
جس کے فیضِ نور سے روشن تھے دل
نامِ احمدؐ کو دیا جس نے فروغ

وہ سرِ خیلِ صحابہ چھپ گیا
ہائے وہ شمعِ ہدیٰ و عاطفت
جلوۂ مستور سے روشن تھے دل
صدق سے جس کے مٹا نقشِ دروغ

ایک بادل غم کا ہے چھایا ہوا
بے بسی سے دل ہے مرجھایا ہوا

[illegible]

(۲۳) صفیہ بانو صاحبہ (ام سید ناصر احمد شاہ صاحب) گوجرانوالہ اشاعت اسلام ۲—۰—۰
(اشاعت اسلام کی رقم خزانہ میں جمع کرادی گئی)
(۲۴) چوہدری محمد حسین صاحب سابق چوہدری والہ حال سندھ صدقہ ۵—۰—۰
(۲۵) مبارکہ سلطانہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید ارتضیٰ علی صاحب کراچی امداد درویشاں ۱۰—۰—۰
(۲۶) فتح محمد صاحب ظفر آباد اسٹیٹ سندھ معہ اہلیہ و بچگان (صدقہ حضرت اماں جانؓ) ۵—۰—۰
(۲۷) اہلیہ سلطان محمد خاں صاحب ظفر آباد اسٹیٹ سندھ 〃 〃 ۲—۰—۰
(۲۸) سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد سعید صاحب لاہور 〃 〃 ۲۲—۰—۰
(۲۹) علی احمد صاحب انبالوی جڑانوالہ ضلع لائل پور صدقہ ۶—۷—۰
(۳۰) ملک برکت اللہ صاحب نمبردار ضلع شیخوپورہ امداد درویشاں ۱—۰—۰
(۳۱) صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ محمود آباد (سندھ) (صدقہ حضرت اماں جانؓ) ۱۰—۰—۰ روپے
(۳۲) بذریعہ غلام نبی صاحب گرداور چشتیاں بہاولپور 〃 ۳۱—۶—۰
(۳۳) بذریعہ حمیدہ عارفہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ 〃 ۴۵—۰—۰
(۳۴) ڈاکٹر قریشی عبد العزیز صاحب ربوہ 〃 ۱۰—۰—۰
(۳۵) بذریعہ لجنہ اماء اللہ لائل پور 〃 ۶۲—۶—۰
(۳۶) ڈاکٹر اختر محمود صاحب از قاضی فیملی لاہور (صدقہ بکرا برائے حضرت اماں جانؓ) ۴۵—۰—۰
(۳۷) ڈاکٹر محمد رفیع خاں صاحب عیسیٰ خیل 〃 ۲۵—۰—۰
(۳۸) مخدوم محمد ایوب صاحب امیر جماعت بھیرہ امداد درویشاں ۵—۰—۰
(۳۹) حوالدار کلرک صلاح الدین صاحب صدقہ بچہ ۵—۰—۰
(۴۰) امۃ الرحیم صاحبہ بنت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی (صدقہ حضرت اماں جانؓ) ۳۳—۰—۰
(۴۱) نواب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عطا محمد خاں صاحب مرحوم امداد درویشاں ۱۰—۰—۰
(۴۲) چوہدری عبد الحمید خاں صاحب بھٹی عارف والہ 〃 ۱۰—۰—۰
(۴۳) چوہدری رشید احمد صاحب ایم۔ای۔ایس بنگلو بندر روڈ کراچی 〃 ۵۰۰—۰—۰
(۴۴) چوہدری فتح محمد صاحب آف کہی فارم بندر روڈ کراچی 〃 ۵۰۰—۰—۰
(۴۵) شمیم اختر صاحبہ اہلیہ ملک محمد حسین صاحب خوشاب 〃 ۱۰—۰—۰
(۴۶) اللہ لوک صاحب سیکرٹری مال ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ 〃 ۱—۰—۰
(۴۷) کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ کاکول صدقہ ۱۰—۰—۰
(۴۸) محمد اسماعیل صاحب قائد خدام الاحمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
ایک غیر احمدی دوست کی طرف سے امداد درویشاں ۲—۰—۰
(۴۹) حکیم عبد العزیز صاحب فیروز پوری حال لاہور
ایک صاحب کی طرف سے زکوٰۃ (جو قادیان کے ذریعہ خرچ ہو) ۱۵—۰—۰
(۵۰) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ صدقہ بکرا ۲۵—۰—۰
(۵۱) چوہدری شاہ نواز صاحب کراچی امداد درویشاں ۱۰۰—۰—۰
(۵۲) ڈاکٹر سعید احمد صاحب میڈیکل آفیسر کنگن پور ضلع لاہور
عقیقہ پسر خود و باقی امداد درویشاں (عقیقہ ۲۵/- امداد درویشاں ۷۵/-) ۱۰۰—۰—۰
(۵۳) والدہ سید اعجاز مبارک صاحب منٹگمری امداد درویشاں ۵—۰—۰
(۵۴) چوہدری عبد الواحد صاحب پریذیڈنٹ کشمیر پریس کانفرنس امداد درویشاں ۲—۰—۰

میزان کل ۱۹۳۳—۸—۶

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۵۲ء

لا تقتلوا انفسکم

گذشتہ چند دنوں سے اخبارات میں ہر روز ایک دو خودکشیوں کی خبر ضرور شائع ہوتی ہے یہ صورت حال بڑی تشویشناک ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ آجکل نہ صرف غیر مسلم ممالک میں خودکشیوں کی فیصدی نسبت بڑھ گئی ہے۔ بلکہ اسلامی ممالک خاصکر پاکستان میں بھی خودکشیاں بکثرت ہونے لگی ہیں۔ آج سے پہلے اسلامی ممالک میں ایسے اقدامات کے جن میں انسان اپنے آپ کو ہلاک کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ شاذ و نادر ہی واقعات ہوتے تھے۔ جو یورپ کی اقوام اور دوسری غیر مسلم اقوام کے مقابلہ میں صفر کی حیثیت رکھتے تھے۔

بے شک فی زمانہ مسلمانوں نے اسلامی اصولوں پر زندگی بسر کرنا بہت حد تک ترک کر دیا ہے۔ اور مغربی طریق اختیار کرتے چلے جاتے ہیں لیکن اسلامی تعلیم کے زیر اثر صدیوں تک زندگی بسر کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کی ذہنیت "لا تقنطوا من رحمۃ اللہ" کے اصول کے مطابق ڈھل گئی ہوئی تھی۔ اور اگرچہ بعد میں مسلمانوں نے اسلامی شعار کو رفتہ رفتہ ترک بھی کر دیا۔ پھر بھی یہ ذہنیت جو مستحکم ہو کر فطرت ثانی کی صورت اختیار کر چکی تھی مسلمانوں کو ایسے اقدامات سے باز رکھنے میں بڑی حد تک کامیاب چلی آئی ہے۔

آج سے پچاس ساٹھ سال ادھر جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے مسلمانوں میں شاذ و نادر ہی کوئی خودکشی کا حادثہ آپ دیکھیں گے۔ بالبداہت یہ اسلامی تعلیم کا ایک انوکھا معجزہ ہے۔ اسلام نے توحید باری تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے پر اتنا زور دیا ہے۔ اور اس کو ایسے ایسے طریقوں سے دلوں پر نقش کیا ہے اور ایک آزاد خیال مسلمان بھی غیر شعوری طور پر اللہ تعالیٰ کی مطلق صفات سے اتنا متاثر رہا ہے کہ اس کے ذہن میں کبھی خودکشی کی غیر فطری کیفیت پیدا ہی نہیں ہو سکی۔

آجکل کے محققین کا یہ خیال ہے کہ خودکشی کا اقدام وہی شخص کرتا ہے۔ جو اپنا دماغی توازن کھو بیٹھتا ہے۔ اور دیوانگی کے جنگل میں آ جاتا ہے۔ اور تحلیل نفس کے ماہرین جانتے ہیں کہ ایسی کیفیت اسی وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص اپنی کسی خواہش کو غیر فطری طور پر ایک عرصہ تک دباتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ لاشعور میں وہ ایک بم کی صورت اختیار کر لیتی ہے جو یکدم پھٹ پڑتا ہے۔ دماغی توازن درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اور بعض لوگ اس کی تاب نہ لا کر خودکشی کا ارتکاب کر لیتے ہیں۔

بادی النظر میں یہ نظریہ صحیح معلوم ہوتا ہے اور خواہ کوئی خودکشی کرنے والا اپنے اس اقدام کے لئے نہایت معقول وجوہات بھی پیش کرے حقیقت یہی ہے کہ اقدام ہوتا ہی اس وقت ہے جب انسان اتنا بے قابو ہو جاتا ہے۔ کہ اس کو نیکی بدی کی شناخت نہیں رہتی۔

خودکشی کی وجوہات پر غور کیا جائے۔ اور قدیم سے خودکشیوں کی تاریخ زیر نظر رکھی جائے۔ تو اس کے مختلف اسباب صاف صاف نظر آتے ہیں۔ ایک سبب مایوسی ہے۔ اور دوسرا سبب فدائیت ہے۔ خودکشی کا عام موجب جو آجکل دیکھنے میں آتا ہے۔ کسی امر میں مایوسی ہی ہوتا ہے۔ فدائیت کا سبب زیادہ تر ان اقوام میں غالب ہے۔ جن کے مذہب میں جانی قربانی دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے نہایت ضروری سمجھی جاتی ہے۔ ہندوؤں کے بعض فرقوں میں تناسخ کے چکر سے نجات پانے کے لئے خودکشی کا ذریعہ مستحسن سمجھا جاتا تھا۔ اکثر بڑے بڑے ودوان اپنے آپ کو آگ میں بھسم کر دیتے تھے۔ ستی کی رسم بھی اسی قسم میں شامل ہے۔ خودکشی کا یہ مذہبی باعث ایک طویل اور پیچ در پیچ سلسلہ ہے۔ جس کی تفصیل یہاں نہیں دی جا سکتی۔ جاپان میں ہیرا کیری کی رسم بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ شہنشاہ اکبر کے دربار میں دو راجپوت سپاہیوں کا اپنی فدائیت کا مظاہرہ بھی جو ایک دوسرے کے سینہ میں خنجر گھونپ دینے سے کیا گیا تھا اسی قسم میں آتا ہے۔ وطن کی خاطر گذشتہ جنگ میں بعض جاپانیوں کا اپنے آپ کو جہاز کی چمنی میں گرا دینا تاکہ ان جہازوں کو اپنے ہلاکت آفرین کام سے معطل کر دیا جائے۔ یہ بھی فدائیت کی قسم ہی کی خودکشی ہے

اگرچہ ایسی خودکشیوں میں بھی ایک انفعالی جھلک ضرور ملتی ہے۔ مگر خالص مایوسی کی وجہ سے جو خودکشیاں کی جاتی ہیں۔ ان سے اس کا امتیاز بین طور پر کیا جا سکتا ہے۔ پہلی قسم کی خودکشیوں کو ہم شاید شجاعت تو نہیں مگر تہور ضرور کہہ سکتے ہیں۔ خاصکر وہ خودکشیاں جو ایک بڑے نقصان جان کو دور کرنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ تہور سے زیادہ شجاعت کی حامل ہوتی ہیں۔ مثلاً وہ لڑکا جس نے ریل گاڑی کو جس میں مسافروں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ اس پل تک پہنچنے سے روکنے کے لئے جس میں آگ لگ گئی تھی۔ تاکہ ریل گاڑی کے مسافر ہلاکت سے بچ جائیں۔ اپنے آپ کو ریل گاڑی کے سامنے پھینک کر ہلاک کر دیا تھا واقعی ایک شجاع اور بہادر لڑکا تھا۔ بلکہ ایسے فعل کو خودکشی کے مذموم نام سے موسوم کرنا ہی ناواجب ہے۔ البتہ اسلام ان تمام خودکشیوں کو جو بعض ہندو ودوانوں نے نجات کے لئے یا محض اپنی فدائیت دکھانے کے لئے دو راجپوتوں نے شہنشاہ اکبر کے سامنے کیں قطعاً جائز نہیں سمجھتا۔ ایسی خودکشیاں براہ راست صانع حیات کی صنعت کی توہین ہے

لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا

یعنی اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی وسعت برداشت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔ لہذا ایسی تمام خودکشیوں کو بھی زیادہ سے زیادہ ماؤف دماغ کا نتیجہ ہی سمجھا جائے گا۔

کسی امر میں مایوسی کی وجہ سے خودکشیاں ہوتی ہیں۔ ان کی وجہ تو صاف طور پر دماغی توازن میں خلل پیدا ہو جانا ہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ جو اکثر اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کہ انسان یا تو اپنی کسی خواہش کو غیر فطری طور پر دبا دیتا ہے۔ جو لاشعور میں بم کی طرح پھٹ کر شعور کی تمام دنیا کو درہم برہم کر دیتی ہے۔ عموماً ان اقوام کے مذہبی لوگ ایسا کرتے ہیں۔ جن میں نفسانی خواہشات کو مارنا انتہائی ثواب سمجھا جاتا ہے۔ اور پھر خواہشات کو اتحاد کے زیر اثر بالکل بے لگام کرنے کی وجہ سے جب کوئی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ تو انسان اس کو برداشت نہیں کر سکتا۔

ان دونوں کے خلاف اسلام نفسانی جذبات کو اس طرح دبانا نہ صرف یہ کہ نیکی نہیں سمجھتا۔ بلکہ جرم سمجھتا ہے۔ اس لئے وہ نفسانی جذبات کو قابو میں رکھنا تو ضروری قرار دیتا ہے۔ مگر ان کو بالکل مٹا دینے کی نہ صرف اجازت ہی نہیں دیتا۔ بلکہ جائز طریقوں سے ان کو تسلی کرنا ضروری قرار دیتا ہے اور نہ وہ خواہشات کو بالکل بے لگام چھوڑ دینے کی اجازت دیتا ہے۔ یہی نہیں کہ وہ ان باتوں کے متعلق صرف حکم دیتا ہے۔ بلکہ وہ زندگی کا لائحہ عمل ہی ایسا تجویز کرتا ہے۔ کہ اگر انسان اس پر عمل کرے تو یقیناً وہ افراط و تفریط سے بچ جاتا ہے

یہی وجہ ہے کہ ماضی قریب تک مسلمان ملکوں میں خودکشیاں شاذ و نادر وقوع پذیر ہوتی رہی ہیں مگر اب جبکہ اسلام کا اثر ذہنیتوں سے بڑی حد تک ہٹ گیا ہے۔ اور لادینی اصولوں کا جال زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کے ذہنوں پر بھی پھیل گیا ہے۔ ان میں بھی اب کثرت سے خودکشیاں ہونے لگی ہیں۔ اس کا علاج صرف یہی ہے کہ مسلمان اسلام کی طرف رجوع کریں۔ جو ان کو معتدل اور پر اعتماد زندگی گزارنے کے لئے بہترین لائحہ حیات پیش کرتا ہے۔

خطرناک پروپیگنڈا

احراری اخبار "آزاد" لاہور کی اشاعت ۱۶ مئی ۱۹۵۲ء میں پہلے صفحہ پر بمبئی کے کسی انگریزی ہفت روزہ کے حوالہ سے ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جس کا نہایت جلی عنوان :

"سر ظفر اللہ خان وزیر خارجہ مستعفی ہو جائیں گے" ہے۔

اس عنوان کے ماتحت جو خبر شائع ہوئی ہے وہ پاکستان کے وقار کے اتنا منافی اور اس کے استحکام و سالمیت کے لئے اتنی خطرناک ہے کہ ہم اسکو الفضل میں نقل کرنا بھی مناسب نہیں سمجھتے

صرف ہم حکومت کی توجہ اس خطرناک خبر کی طرف دلاتے ہیں۔ اور حکومت سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس کا پورا پورا نوٹس لے گی۔ اور جو کچھ اس خبر کے بین السطور پروپیگنڈا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کو سمجھے گی۔ اور احراری جیسے خطرناک گروہ کی ایسی مذبوحی حرکات کا خاطر خواہ انتظام کرے گی۔

حکومت کو اس سے یہ بھی معلوم ہو گا کہ کس طرح احراری پاکستان کے دشمنوں کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں۔ اور کس طرح ان کی افترا پردازی کو پاکستان میں پھیلانے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی
ایک دردبھری دعا

"اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما۔ جو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما۔ کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔ آمین یا رب العلمین۔"

وکیل المال تحریک جدید

حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کی سیرۃ طیبہ

واقعات کی روشنی میں

(۴)

امین اللہ خانصاحب سلانوالی ضلع سرگودھا سے لکھتے ہیں کہ:۔

(۱) ایک دفعہ عاجز نے خواب میں دیکھا کہ میں نے حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے دست مبارک کی پکی ہوئی روٹی ٹکی کھائی۔ چنانچہ میں نے یہ خواب حضرت ام المومنینؓ سے بیان کیا۔ جس پہ آپ نے اپنے دست مبارک سے کھانا پکا کر مجھے بھجوایا۔ جو کہ میں نے خود بھی کھایا اور دیگر احباب میں بطور تبرک کے تقسیم کیا۔ کھانا کئی قسم کا تھا۔

(۲) محلہ دارالرحمت میں ہمارا مکان ابھی زیر تعمیر تھا حضرت ام المومنین تشریف لائیں اور مکان کی بناوٹ میں قدرے تبدیلی کرنے کا حکم فرمایا چنانچہ آپ کے ارشاد کے مطابق تبدیلی کی گئی۔

(۳) حضرت اماں جان جب کبھی محلہ دارالرحمت کی طرف تشریف لائیں تو عموماً ہمارے ہاں بھی تشریف لائیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب آپ تشریف لائیں تو والدہ مرحومہ چرخہ کات رہی تھیں آتے ہی فرمایا "ساڈی بہنیاں پوتیاں وانگے میں کتاں" اس پہ والدہ صاحبہ نے چرخہ چھوڑ دیا اور آپ نے اپنے دست مبارک سے چند پونیاں کاتیں۔ واپسی پہ والدہ نے کچھ تازہ مکھن پیش کیا جو آپ نے بخوشی قبول فرمایا اور بعد میں گھاس تڑوا کر نوکر کے ہاتھ بھینس کے لئے بھجوایا کہ یہ اسی بھینس کے آگے ڈالنا جس کا میں مکھن لائی ہوں۔

(۴) ایک دفعہ مسجد مبارک میں ہمارا پہرہ تھا تو اماں جان نے حکم بھجوایا کہ پہرے دار آ کر بیت الدعاء کی دریاں جھاڑ دیں۔ چنانچہ ہم بڑی خوشی سے گئے اور بیت الدعاء کی دریاں جھاڑ دیں یہ سعادت بھی محض اماں جان کی بدولت نصیب ہوئی ورنہ ہم کون تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیت الدعا تک رسائی ہوتی۔

اہلیہ صاحبہ منشی تنظیم الرحمن صاحب ربوہ سے تحریر فرماتی ہیں:۔

(۱) میرے خاوند جناب منشی تنظیم الرحمن صاحب اکتوبر ۱۹۱۹ء میں قادیان ملازم ہو کر آئے اور میں بھی اوائل نومبر ۱۹۱۹ء میں قادیان آ گئی تھی۔ میری قادیان میں کسی سے خاص واقفیت نہ تھی۔ محلہ دارالفضل قادیان میں ایک چوبارہ کرایہ پہ لے کر ہم اس میں رہتے تھے۔ ایک روز ایک عورت ہمارے گھر کا پتہ دریافت کرتی ہوئی ہمارے گھر آ پہنچی۔ اور مجھ سے میرا پتہ وغیرہ دریافت کر کے کہا کہ مجھے اماں جان نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور آپکو بلایا ہے۔ میں اس وقت حیران ہوئی کہ اماں جان کو میرا کس طرح پتہ چلا۔ خیر میں ان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئی مجھے دیکھ کر آپ نے بہت پیار کیا۔ اور پھر پاس بٹھایا اور دریافت فرمایا کہ تم ظفر احمد کی لڑکی ہو۔ پھر دریافت فرمایا کتنے دن سے یہاں آئے ہوئے ہو۔ میں نے بتایا کہ ایک ڈیڑھ ماہ سے فرمایا اتنے دنوں سے میرے پاس کیوں نہ آئیں۔ یہ عرض کرنے پہ کہ پیدل چلنے کی عادت نہیں ڈولی یا ٹانگہ میں جانے کی عادت ہے۔ اس پہ آپ نے فرمایا کہ اپنے بچہ کو ساتھ لے کر اپنے مکان کے ارد گرد روزانہ پھرا کرو پھر عادت ہو جائے گی۔ چنانچہ میں نے اس پہ عمل کیا

(۲) میں گھر میں جب کوئی نئی چیز پکاتی تو اماں جان کی خدمت میں ضرور لے کر حاضر ہوتی۔ اماں جان دیکھ کر بہت ہی خوشی کا اظہار فرمائیں اور فرمائیں کہ میرا دل بھی اسی کو چاہتا تھا۔ جب آپ یہ فرمائیں کہ میرا دل بھی اسی کو چاہتا تھا تو میں خوشی کے مارے پھولے نہ سماتی۔ دراصل میری حوصلہ افزائی اور شکران نعمت کی تعلیم دینا غرض ہوتی تھی۔ ورنہ ان کو کسی چیز کی کیا کمی تھی۔

(۳) میرا چھوٹا لڑکا لطف الرحمن قادیان میں پیدا ہوا تھا ابھی اس کی عمر دو ماہ کی تھی کہ اس کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ آپ اسکو اپنی گود میں لے کر اس کے لئے دعا فرمائیں۔ چنانچہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے لطف الرحمن کو گود میں لے کر دعا فرمائی۔

(۴) پہلے عورتوں کے سالانہ جلسہ کا انتظام جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے مکان پہ ہوتا تھا میرا چھوٹا لڑکا لطف الرحمن سلمہ جس کی عمر اس وقت تین چار ماہ کی ہو گی۔ بعد اختتام جلسہ میں اس کو جلسہ گاہ کی میز پہ بٹھا کر کسی کام کو گئی تو کسی نے اسکو اکیلا دیکھ کر اٹھا کر دفتر میں بھجوا دیا۔ میں نے واپس آ کر جب اس کو نہ دیکھا تو بہت گھبرائی اور ڈھونڈتی ڈھونڈتی حضرت اماں جان کے پاس پہنچی یہ واقعہ عرض کرنے پہ اظہار ناراضگی فرماتے ہوئے فرمایا کہ

"بچوں کی طرف سے ایسی غفلت نہیں ہونی چاہیے۔ اگر کوئی دشمن اٹھا کر لے گیا ہوتو پھر کیا ہوگا"

مگر لڑکا جلد ہی مل گیا۔

(۵) جب تک میری صحت اچھی رہی حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہو کر جو خدمت ہو سکتی کر کے سعادت حاصل کرتی اور اپنے لئے ثواب سمجھتی اور جب واپس آنے کے لئے اجازت چاہتی تو فرماتیں ابھی بیٹھی رہو۔ چنانچہ جب آپ خوشی سے اجازت فرماتیں اس وقت میں گھر آتی اور اگر میرا ان کے پاس جانے میں ونقہ ہو جاتا اور جب جاتی تو فرماتیں کہ "تم یہاں ہی ہو۔ میں تو سمجھتی تھی کہ تم قادیان میں ہو ہی نہیں کہیں باہر تو نہیں گئی ہوئی ہو"

(۶) آپ عموماً حضرت نواب محمد علی خانصاحبؓ کی کوٹھی پہ پیدل تشریف لے جایا کرتی تھیں۔ راستہ میں میرا گھر تھا۔ واپسی پہ جب دل چاہتا یہ فرماتی ہوئی اندر تشریف لے آتیں "یہ تنظیم الرحمن کا گھر ہے" میں عرض کرتی جی۔ اور فوراً کرسی بچھا دیتی اور آپ اس پہ تشریف فرما ہوتیں۔ میں پانی پیش کرتی بخوشی نوش فرماتیں۔ سب کی خیریت اور حالات دریافت فرما کر تشریف لے جاتیں۔

(۷) بعض اوقات مجھے معلوم ہو جاتا کہ حضرت اماں جان تشریف لا رہی ہیں اور نواب صاحبؓ کی کوٹھی کی طرف جا رہی ہیں تو میں جلدی جلدی پان بنا کر پیچھے پیچھے ہو جاتی۔ دیکھ کر پان لیتیں اور کھا لیتیں اور فرماتیں کہ جب تک نہ تھکو میرے ساتھ چلی آؤ۔ جب تھک جاؤ واپس چلے جانا۔

(۸) میں نے اپنے گھر قادیان میں گائے رکھی ہوئی تھی اور گائے سے متعلقہ کام میں خود اپنے ہاتھ سے سرانجام دیا کرتی تھی۔ ایک دن میں ساقی کر رہی تھی کہ حضرت اماں جان تشریف لے آئیں۔ مجھے دیکھ کر شرم آ گئی۔ فرمانے لگیں۔ یہ کام تو بہت اچھے ہیں۔ ایسے کام کرنے چاہئیں۔ اس سے صحت اچھی رہتی ہے۔ ہاتھ پاؤں میں چستی پیدا ہوتی ہے۔

(۹) میں جب بھی آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتی آپ اپنے دست مبارک سے خود پان بنا کر دیا کرتیں اور کبھی پاندان دے دیا کرتیں کہ خود لگا کر کھالو۔

(۱۰) میرے والد صاحب (منشی ظفر احمد صاحب مرحومؓ) اور میرے پھوپھا صاحب (منشی حبیب الرحمن صاحبؓ حاجی پوری) جب تک زندہ رہے جب بھی میں آپ کے پاس جاتی ان کی خیریت دریافت فرمایا کرتیں اور دونوں کے بچوں کی خیریت اور حالات دریافت فرمایا کرتیں۔ اور دونوں کی اولاد کے متعلق دریافت فرمایا کرتیں "سب احمدی ہیں" اور یہ معلوم کر کے کہ سب احمدی ہیں بہت خوش ہوتیں۔

۱۱۔ میرے بڑے لڑکے لطیف الرحمن سلمہ کی جب شادی تھی۔ میرے حاضر ہونے پہ دریافت فرمایا کہ "بہو کیسی تیار کی ہے۔ زیور کیا کیا بنایا ہے" میں نے عرض کر دیا۔ فرمایا مجھے بھی دکھانا۔ چنانچہ لے کر گئی۔ اماں جان نے بکس میں سے ہر ایک چیز (کپڑا زیور) کو اپنے دست مبارک سے اٹھا اٹھا کر دیکھا اور پھر خود ہی بکس میں رکھ کر انگشتری اپنی انگلی مبارک میں پہن کر دعا فرمائی۔ میری درخواست پہ شادی پہ میرے گھر آنے کا ارادہ بڑی خوشی سے فرمایا۔ لیکن جس روز رخصتانہ تھا آپ کو اچانک دہلی سے تار آ جانے پہ وہاں جانا ہو گیا۔ لیکن جاتے ہوئے اپنی خاص خادمہ کے ذریعہ یہ پیغام بھجوایا۔ کہ "مجھے دہلی ایک تار کی بناء پہ جانا ہو گیا ہے اس لئے میں شادی میں شامل نہیں ہو سکوں گی ہاں میں دعا کر چلی ہوں کہ تم ٹھنڈے ٹھنڈے اپنی بہو کو بیاہ کر گھر لاؤ" حالانکہ اس روز سخت گرمی تھی۔ لیکن جب ہم بیاہنے چلے تو خوب ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنی شروع ہو گئی اور کچھ ترشح بھی ہوا اور تین چار روز تک موسم خوب ٹھنڈا رہا۔

(۱۲) میرے چھوٹے لڑکے لطف الرحمن سلمہ کی شادی تقسیم ملک کے بعد لاہور میں ۱۹۴۸ء میں ہوئی۔ نکاح کے بعد آپ خود ہمارے مکان پہ اچانک تشریف لے آئیں اور آ کر لطف الرحمن کے والد صاحب کو فرمایا میں مبارکباد دینے آئی ہوں آپ کو مبارک ہو انہوں نے عرض کیا اماں جان آپکو ہی مبارک ہو اور یہ سب مبارکبادیاں آپ کے لئے ہی ہیں۔ بیٹھنے اور چائے کے لئے درخواست پہ فرمایا میں صرف مبارکباد دینے آئی ہوں۔

لطف الرحمن سلمہ کی دلہن کی انگشتری دعا کے لئے لے گئی تو اس کو اپنی انگلی مبارک میں پہن کر دعا فرمائی۔ پھر شادی کے بعد دلہن کو لے کر گئی تو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور دلہن کو گلے سے لگایا اور خوب پیار کر کے اپنے پاس بٹھا لیا۔ دعوت ولیمہ کے لئے عرض کیا کہ مکان میرا دور ہے۔ یہاں لنگر خانہ میں آپ کے لئے کھانا تیار کروانے کا انتظام کر دوں کیونکہ وہاں سے کھانا آنے آتے ٹھنڈا ہو جائے گا۔ فرمایا نہیں نہیں۔ جو پکے وہی مجھے یہاں بھیج دینا۔ میں یہاں گرم کروا کر کھاؤں گی چنانچہ ایسا ہی کیا گیا (چونکہ آپ کی طبیعت خراب تھی جا نہیں سکتی تھیں)

(۱۱) میری لڑکی امۃ الاعلیٰ بیگم سلمہا کا نام اس کے جد امجد حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب رضی اللہ عنہ نے رکھا تھا اور اس کو ہمیشہ شکایت رہتی تھی کہ میرا نام حضرت صاحب سے کیوں نہیں رکھوایا اب رکھوایا جائے۔ ایک روز حضرت اماں جان کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا۔ بزرگوں کا رکھا ہوا نام نہیں بدلنا چاہیے۔ اس میں برکت ہوتی ہے۔ نام تمہارا بہت اچھا ہے۔ پانچوں وقت نماز میں آتا ہے۔ جب کبھی میں اکیلی جاتی اور لڑکی میرے ساتھ نہ ہوتی تو فرمائیں کہ بچی کو ساتھ کیوں نہ لائیں۔

درخواست دعا

جامعہ احمدیہ کے اکیس ۲۱ طالبعلم امسال پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ طلباء کی شاندار کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری

منڈی مرید کے میں احراریوں کی ناکام کانفرنس

(از مکرم شیخ محمد بشیر صاحب آزاد)

مجلس احرار منڈی مرید کے کو باوجود چوٹی کے احراری لیڈروں کی جدوجہد کے اس کانفرنس میں جو ناکامی دیکھنا پڑی۔ امید نہیں کہ یہ غدار اور دشمنِ وطن ٹولہ اسے جلد فراموش کر سکے۔

وصولی چندہ کی پر فریب چال

منڈی مرید کے اور ملحقہ دیہات و قصبات کے لوگوں کا قیام پاکستان کے وقت پنجاب اسمبلی کے الیکشنوں میں احراریوں کا مسلمانوں سے علیحدہ ہو کر مسلم لیگ کے مخالفین کی مدد کرتے دیکھ کر ان پر سے بالکل اعتماد اٹھ چکا تھا۔ اور کوئی شخص بھی انہیں ایک پائی چندہ دینے کے لئے تیار نہ تھا۔

لہذا احراریوں نے چندہ اکٹھا کرنے کے لئے ایک تو حکیم محمد اسمٰعیل صاحب جو پاکستان ڈیفنس کمیٹی کے جنرل سیکرٹری اور میونسپل کمیٹی کے نائب صدر بھی ہیں کو ورغلا کر ساتھ ملا لیا۔ دوسرے فرزند علی شاہ صاحب جو پاکستان ڈیفنس کمیٹی کے خزانچی ہیں کو بھی ساتھ ملا لیا۔ منڈی مرید کے میں یا تو آڑھتی صاحبان ہیں۔ اور یا پھر دوکاندار ان دونوں کاروباری طبقہ کا تعلق یا تو مارکیٹ کمیٹی سے ہے اور یا پھر میونسپل کمیٹی سے۔ پس جب یہ حضرات کسی کے پاس چندہ لینے جاتے تو وہ احراریوں کے جلسہ کے لئے چندہ دینے سے صاف انکار کر دیتے۔ لیکن پھر اس خیال سے کہ میونسپل کمیٹی کی طرف سے دفعہ ۳۴ میں چالان نہ ہو جائے یا مارکیٹ کمیٹی کی طرف سے چالان نہ ہو جائے۔ بعض لوگ ڈر کر یہ کہتے ہوئے کہ جناب جلسہ کے لئے تو نہیں ہم آپ کو یہ چند روپے دے رہے ہیں؛ اور یہی احراریوں کا مقصد تھا کہ چونکہ ہمیں تو کسی نے ایک پائی چندہ دینا نہیں مندرجہ بالا حضرات کو ساتھ ملانے سے لوگ خوف کھا کر چندہ بھی دیں گے اور انہیں ہمارے ساتھ دیکھ کر لوگ یہ بھی خیال کریں گے۔ کہ پاکستان ڈیفنس کمیٹی بھی احرار کانفرنس کے ساتھ ہے۔ مجھے کئی ایک لوگوں نے حلفاً بتلایا کہ ہم نے اگرچہ مالی امداد کی ہے لیکن احرار کانفرنس کو مدنظر رکھ کر نہیں۔ بلکہ میونسپل اور مارکیٹ کمیٹی کے ذمہ وار حضرات کو مدنظر رکھ کر

کانفرنس کی ناکامی کا ناقابل تردید ثبوت

احرار کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے نہ صرف مجلس احرار کے لیڈران نے خود ذاتی کوشش کی بلکہ دھوکے اور فریب سے چند ایک معتبرین کو بھی ساتھ ملانے کے باوجود اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مرید کے احرار کانفرنس نہ صرف ناکام ہوئی ہے۔ بلکہ احراری لیڈر اس ناکامی سے ایسے بوکھلا اٹھے کہ عقل و خرد سے بھی ہاتھ دھونے پڑے۔ مثلاً

احرار کانفرنس ۴ر مئی کو شروع ہوئی۔ لیکن اخبار آزاد لاہور (جس کے ایڈیٹر ماسٹر تاج دین صاحب خود مرید کے میں موجود تھے) اپنے اخبار آزاد مورخہ ۸ر مئی کے پرچہ میں (جو ۷ر مئی کو چھپا اور ۷ر مئی کی صبح کو مرید کے پہنچا) لکھتے ہیں کہ "دفاعِ پاکستان احرار کانفرنس کی پہلی کارروائی مورخہ ۵ر مئی کو شروع ہوئی"۔ اسی پرچہ میں آگے ارشاد ہوتا ہے کہ "شام کے ۵ بجے مجاہدین احرار نے بلینڈ کے ساتھ چوہدری خادم حسین صاحب ایم۔ ایل۔ اے کو سلامی دی۔ چوہدری صاحب نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی" صفحہ اول حالانکہ چوہدری خادم حسین صاحب مرید کے تشریف ہی نہیں لائے سلامی اور جھنڈا لہرانا تو کجا! اللہ! اللہ! یہ اس جماعت کے لیڈر کا اعلان ہے جو "امیر شریعت" ہونے کے دعویدار ہیں۔

سچ ہے جن لوگوں کا دن رات اٹھتے بیٹھتے سوائے جھوٹ، مکر، دھوکا اور فریب کے اور کوئی کام نہ ہو۔ وہ اپنی عادات سے مجبور ہوتے ہیں۔ درحقیقت ایڈیٹر آزاد نے یہ سب کچھ دیدہ دانستہ اسلئے کیا ہے کہ احرار کانفرنس کی ناکامی کو خادم حسین صاحب ایم ایل اے کی شخصیت سے چھپایا جائے لیکن یہ حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے علاوہ اہالیان منڈی مرید کے اور ملحقہ دیہات و قصبات کے لوگوں نے احرار کے اس فریب کو بری طرح محسوس کیا ہے۔

احرار کانفرنس کی پہلی تقریر سید فیض الحسن صاحب کی تھی۔ عوام اس خیال سے چونکہ موصوف پہلے بھی دفاع پاکستان کے متعلق تقریر کر گئے تھے۔ اب بھی دفاع پاکستان کے متعلق تقریر ہوگی۔ جلسہ میں آ گئے لیکن جب موصوف نے دفاع پاکستان کے موضوع کو چھوڑ کر حکومت پاکستان پر بھی نکتہ چینی شروع کی۔ اور جماعت احمدیہ کے مقدس بانی اور آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب وزیر خارجہ حکومت پاکستان کے خلاف مکروہ پروپیگنڈا شروع کیا۔ تو شریف لوگوں کی اکثریت نہایت مایوس ہوئی اور انہوں نے سخت برا منایا۔ جماعت احمدیہ مرید کے کی طرف سے رات کو ہی دو اشتہار چھاپ کر فیض الحسن کی اشتعال انگیز تقریر کی حقیقت واضح کر دی گئی تھی۔ جب لوگوں نے یہ پڑھا کہ ۱۹۴۶ء کے الیکشنوں کے موقعہ پر بھی فیض الحسن "احمدیوں کو" مسلمان تسلیم کر کے خود حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے دردولت پر قادیان ووٹ لینے گیا تھا۔ تو وہ احراری مقرر کی تقریر پر حیران رہ گئے اور سمجھ گئے کہ یہ مطلبی ٹولہ ہے۔ جہاں سے کچھ مل گیا۔ اسی کے طرفدار ہو گئے۔ فیض الحسن کا یہ کہنا کہ "کوئی مسلمان ان کی بات نہ سنے۔ ان کا لٹریچر نہ پڑھے اور نہ ہی مرزائیوں کو جلسہ کرنے دے"! عین سٹیج پر احرار کا اعلانِ شکست تھا۔ جسے سامعین نے بھی محسوس کیا

عطاء اللہ بخاری کی بوکھلاہٹ

دوسرے دن رات کو تقریباً دس بجے سید عطاء اللہ شاہ نے تقریر شروع کی۔ چونکہ کل کی تقریر سے احراریوں کا "دفاع پاکستان" کے فریب کا پردہ چاک ہو چکا تھا اس لئے جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد کم تھی اور جب شاہ صاحب نے تقریر شروع کی اور ایک بے ربط لمبی تمہید باندھنی شروع کی تو سامعین میں سے ½ حصہ جلسہ سے اٹھ کر چلا گیا اور جب مستورات کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے یہ کہا کہ "شور مت کرو اگر تم باز نہ آئیں تو ہمارے نوجوان احراری تمہیں خاموش کرانے کے لئے کافی ہیں" تو باغیرت مستورات نے ایسے توہین آمیز کلمات کو بہت شدت سے محسوس کیا اور سوائے چند ایک عورتوں کے سب کی سب اٹھ کر گھروں کو واپس چلی گئیں۔ عطاء اللہ شاہ بخاری نے کئی بار اپنی تقریر میں "محمد خدا ہے" کہا۔ یہ کلمات کہکر اس نے ایسے شرکِ عظیم کا اعلان کیا۔ جو عوام اور سمجھدار طبقہ کے لئے بے حد صدمہ کا باعث ہوا۔ بخاری نے بانئے سلسلہ عالیہ احمدیہ اور موجودہ خلیفۂ وقت کے خلاف گندہ دہنی شروع کی تو جلسہ سے کافی حضرات جا چکے تھے اور کافی لوگ خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے بالآخر تقریر کا اختتام مطالبہ چندہ پر ہوا کہ "تحفظ ختم نبوت" کے لئے ایک ایک روپیہ چندہ دو"۔ آپ کی تقریر کیا تھی۔ گھبراہٹ و بے چینی کا آئینہ تھی۔ احمدیت کے حقیقت پر مبنی دلائل و براہین سے لرزہ طاری تھا۔ ریل گاڑی کے انجن نے وسل دیا تو کھلا کر فرمایا کہ "مرزائیوں نے اور کچھ نہیں تو میری تقریر روکنے کے لئے وسل چھوڑ دی"۔ پھر عوام سے کہا "اگر آپ لوگ ہمارے ساتھ شامل نہ ہوئے تو مرزا بشیر محمود احمد ایک دن آنے والا ہے کہ تمام پاکستان پر قبضہ کرے گا"۔

آپ کی تقریر ۱۰ بجے شب شروع ہوئی اور ایک بجکر ۵ منٹ پر ختم ہو گئی۔ اس طرح ۳ گھنٹے تقریر ہوئی۔ لیکن وہ احراری ہی کیا ہوئے جو حق بات بیان کریں۔ تاج الدین صاحب خود صدر تھے۔ انہیں اس کا علم ہے۔ لیکن لاہور کے اخبارات میں اعلان کرایا گیا کہ شاہ صاحب نے ۶½ (ساڑھے چھ گھنٹے) تقریر کی

(دیکھو زمیندار و احسان لاہور ۸ و ۹ مئی ۱۹۵۲ء)

صرف ایک بات احراریوں کے قلم سے سچی نکلی ہے۔ وہ یہ "شاہ صاحب کی تقریر کے وقت جلسہ کے سامعین پر طائرانہ نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا تھا کہ سامعین میں نصف تعداد پولیس کے سپاہیوں کی ہے"۔ مجھے تو صرف احراریوں کی یہ بات سچی اور حقیقت پر مبنی نظر آئی ہے

سامعین کی تعداد

آئیے ہم احرار کے بیان کے مطابق پتہ کر لیتے ہیں کہ سامعین کتنے تھے شیخوپورہ سے کل تعداد پولیس کنسٹیبل اور افسران کے ۲۶ فرد آئے تھے۔ اور تھانہ مرید کے میں ۱۳ افراد پولیس کے ہیں۔ یہ کل ۳۹ فرد ہوئے آگے آپ خود اندازہ لگا لیں کہ "احراری" نقطہ نگاہ سے حاضرین جلسہ کتنے تھے؟

بہر حال بخاری کے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات کے ازالہ کے لئے دو ٹریکٹ شائع کئے گئے اور صبح ہی تقسیم کر دیئے گئے۔ جن کا اثر اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے نہایت اچھا ہوا۔ اور سمجھدار اور تعلیم یافتہ طبقہ کو کہنا پڑا کہ "احراری قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی رو سے شکست کھا کر گندی گالیوں اور جھوٹے الزامات تراشنے پر اتر آئے ہیں۔ اور یہ انکار اعلان شکست ہے"۔

شکریہ

ہم جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس شیخوپورہ کے بھی از حد ممنون ہیں کہ انہوں نے احراریوں

(بقیہ ص پر دیکھیں)

بقیہ صفحہ ۵

منڈی مریدکے میں احراریوں کی ناکام کانفرنس

کی مذہبی منافرت اور اشتعال انگیزی کے انسداد کی کوشش کی۔

مرکز کی طرف سے مولوی دوست محمد صاحب مولوی محمد اشرف صاحب سید عزیز اللہ شاہ صاحب اور ضلع کے مبلغ مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی مہرالدین صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے ہر قسم کے آرام و آسائش کو بالائے طاق رکھکر دن رات کام کیا اور عوام کو احراریوں کی غدارانہ سرگرمیوں سے بھی روشناس کرادیا۔ الحمد للہ

مصباح کا حضرت ام المومنین نمبر

تمام بہنوں اور بھائیوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مصباح کا حضرت ام المومنین نمبر ماہ جون میں شائع ہو رہا ہے۔ ماہ مئی میں پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ بلکہ ماہ جون میں ڈبل پرچہ شائع ہوگا۔ انشاء اللہ

امۃ اللہ خورشید

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چست ہونا چاہیئے وہ جہاں کہیں ہو۔ وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کا پتہ روانہ کرے۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کرینگے

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیں

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی صنعت کو فروغ دیں

یومِ تونس کو کامیاب بنائیے

اہلِ پنجاب سے میاں ممتاز دولتانہ کی اپیل

پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ اور صدر پنجاب لیگ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے اہلِ پنجاب سے بالعموم اور مسلم لیگ کے کارکنوں سے بالخصوص یہ اپیل کی ہے کہ "یوم تونس" کو پوری طرح کامیاب بنائیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا ہے۔

"پنجاب مسلم لیگ نے ۱۶؍ مئی بروز جمعہ "یوم تونس" منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس دن پبلک جلسوں میں ۳۰ لاکھ تونسی مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کی ہم نوائی کی جائے گی۔ ہمارے لئے یہ امر موجب فخر ہے کہ حکومت پاکستان اور اس کے نمائندہ پروفیسر بخاری نے اقوام متحدہ میں تونس کے مسئلہ کو نہایت قابلیت سے پیش کیا لیکن مقام افسوس ہے کہ عرب ایشیائی گروپ کی طرف سے تونسی عوام کے موقف کی متحدہ حمایت کو بڑی طاقتوں کی سازشوں کے باعث نظر انداز کر دیا گیا۔ میں مسلم لیگی کارکنوں سے بالخصوص اور اہل پنجاب سے بالعموم یہ اپیل کرتا ہوں کہ "یوم تونس" کو ہر اعتبار سے کامیاب بنائیں۔ تاکہ بڑی طاقتیں تونسی مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کی طرف خصوصی توجہ مبذول کرنے پر مجبور ہو جائیں۔"

تونس کے متعلق چند معلومات

★ تونس کا عربی نام "افریقیہ" ہے۔ یہ آبنائے جبل الطارق اور نہر سویز کے درمیان سسلی کے بالمقابل واقع ہے۔ اس کا ساحل قریباً ۹۰۰ میل لمبا ہے۔

★ رقبہ مشرقی پاکستان کے رقبے کے برابر ہے۔ آبادی چونتیس لاکھ ہے۔ جس میں تین لاکھ یورپی باشندے شامل ہیں۔

★ تونس مسلمانوں کا بہت پرانا ثقافتی مرکز رہا ہے۔ آٹھویں صدی میں "جامعۃ الزیتونۃ" کے نام سے یہاں ایک علوم دینی کی دینی درسگاہ قائم ہے جو آج بھی موجود ہے۔ جسے جامعہ ازہر کے بعد سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

★ قدرتی ذرائع سے بھرپور ایک سرسبز وادی۔ ساحلی علاقے خاص طور پر سرسبز ہیں پیداوار میں زیتون گندم۔ جو دوسرے دانہ دار اناج اور کھجور نمایاں ہیں۔

★ معدنی ذرائع یہ ہیں۔ کوئلہ تانبا۔ سکہ۔ دھات۔ لوہا۔ پارہ۔ مینگنیز اور چاندی۔ فاسفورس کی افراط ہے۔ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد تیل بھی برآمد ہوا ہے۔

فرانس ۷۰ سال سے تونس پر قابض ہے نتیجہ یہ ہے کہ

★ اعلےٰ درجہ کی اراضی فرانسیسیوں کے ہاتھ میں ہے۔ تونس کے کسان انتہائی افلاس میں زندگی گزار رہے ہیں۔

★ چونتیس لاکھ آبادی کے لئے صرف ۷۰۰ ڈاکٹر ہیں۔ تقریباً ۷۵ فیصدی بچے پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہیں۔

★ چوراسی فی صدی آبادی ان پڑھ ہے۔ اسکول جانے کی عمر والے پونے آٹھ لاکھ بچوں میں سے صرف سوا لاکھ بچے تعلیم پا سکتے ہیں۔

سپین مسلم ممالک کے ساتھ تعلقات استوار کر رہا ہے

لنڈن ۱۵؍ مئی۔ میڈرڈ سے ڈیلی ٹیلیگراف کا وقائع نگار لکھتا ہے کہ ہسپانوی وزیر خارجہ زون ارتاجو کے مشرق وسطیٰ کے دورہ کے فوراً بعد عراقی ایجنٹ وغیرہ کی یہاں آمد سے واضح ہوتا ہے کہ سپین اسلامی ممالک اور بالخصوص ان ممالک مسلم کے ساتھ جو بحیرۂ روم کے قریب ہیں اچھے تعلقات استوار کرنا چاہتا ہے۔ نامہ نگار نے ارتاجو کے ساتھ دورے پر جانے والے افسر سنیور ایبا دسیو کے اس بیان کا حوالہ بھی دیا ہے۔ کہ ان دوروں کے باعث سپین کا وقار بڑھتا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

پاکستان تونس کو آزاد کرانے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے گا

— وزیر خارجہ پاکستان کا بیان —

چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا۔

فرانس کو چاہیئے کہ وہ تونس کے عوام کے جذبۂ حریت کا احترام کرے، اور ان کے صحیح نمائندوں کے ساتھ صلح جوئی کے ماحول میں گفت و شنید کرے۔ تونس کے لوگ حق خود ارادیت کے لئے مطالبہ کر رہے ہیں۔ انہیں یہ بنیادی حق نہیں دیا جا رہا۔ یہ کہہ کر کہ کوشش کرنا کہ آزادی حاصل کرنے کے بھی خاص موسم ہوتے ہیں بہت مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے۔

چوہدری صاحب نے سلامتی کونسل کے مسئلہ تونس کو رد کرنے کے متعلق فرمایا کہ گیارہ ایشیائی اور افریقی اقوام کی طرف سے پیش ہونے والے اس مسئلہ کو روک کر سلامتی کونسل نے بہت ہی مایوس کن مثال قائم کی ہے۔ انہوں نے امریکہ کے اس مسئلے پر رائے دینے سے انکار کرنے پر تعجب کا اظہار کیا۔ کیونکہ امریکہ نے اجتناب کی وجہ یہ بیان کی تھی کہ ابھی اس مسئلے کو سلامتی کونسل میں پیش کرنے کا مناسب موقعہ نہیں۔ چوہدری صاحب نے امید ظاہر کی۔ کہ اس معاملے کو اقوام متحدہ کے کسی آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

مسئلہ تونس کو رد کرنے کے عمل کو یاس انگیز بتلاتے ہوئے چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا کہ دراصل اقوام متحدہ کے وجود میں آنے کا مقصد ہی یہ ہے۔ کہ اس قسم کے معاملات کو سلجھانے کے لئے ایک بین الاقوامی انجمن قائم کی جائے تاکہ باہمی مشورے سے گفت و شنید اور مصالحت سے سارے جھگڑے چکائے جا سکیں۔ اور طاقت کے اندھے استعمال سے امن کی فضا مکدر نہ ہونے پائے۔ مگر سلامتی کونسل نے نہ صرف مسئلہ تونس کو پیش ہونے سے روک دیا۔ بلکہ اس مسئلے کے محرکین کو فرانسیسی مندوب کے اعتراضات کا جواب دینے کی بھی اجازت نہ دی۔ سلامتی کونسل کے اس رویے پر احتجاج میں ہمارے ساتھ سارا ایشیا یورپ اور افریقہ کے بیشتر ممالک شامل ہیں۔ اس نظریۂ خیال کی تائید میں چوہدری صاحب نے بتایا کہ موجودہ چینی مندوب اگرچہ نیشنلسٹ چین سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اگر جمہوریہ چین کا نمائندہ بھی کونسل میں موجود ہوتا۔ تو یقیناً اس تحریک کی حمایت کرتا۔ براعظم افریقہ کے ملکوں میں مصر حبشہ اور لائیبریا کے متعلق وثوق سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ ممالک تونس کی قرارداد کے حق میں ہیں۔ لیبیا اگرچہ ابھی اقوام متحدہ کا رکن نہیں۔ لیکن اس کی تمام تر ہمدردی تونس کے عوام کے ساتھ ہے۔ امریکہ کے متعلق چوہدری ظفر اللہ خان نے یقین دلایا کہ وہاں کے عوام صحافی اور سیاست دان حیران ہیں۔ کہ ان کا ملک اس مسئلے پر رائے دینے سے کیوں گریز کرتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ معاہدہ شمالی اوقیانوس کی تنظیم میں شامل طاقتیں اس وقت سلامتی کونسل میں اکثریت رکھتی ہیں۔ اور وہ اپنے مخصوص حالات کی بناء پر اس قسم کے سبھی مسائل پر محدود زاویہ نگاہ سے غور کرتی ہیں۔

چوہدری صاحب نے بتایا پاکستان کا رویہ اس مسئلہ میں بالکل صاف اور اٹل ہے۔ پاکستان تونس کے عوام کی جدوجہد آزادی میں کامیابی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے گا۔ جب پاکستان اقوام متحدہ کی انجمن کا رکن بنا تھا تو ہم نے انجمن کے منشور پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کا تہیہ کیا تھا۔ ہماری ہمیشہ یہی کوشش رہے گی۔ کہ اقوام عالم کی یہ مقتدر جماعت امن اور انصاف کی راہ سے بھٹکنے نہ پائے۔ ہم فرانس اور اس کے عوام کے لئے اپنے دلوں میں عزت کے جذبات رکھتے ہیں۔ یہ ملک صدیوں سے سیاسی اور ذہنی انقلابات کے ہراول میں رہا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ فرانس اپنے سالمتی ممالک کی توقعات پر پورا اترے اور اپنے اس دعوے کو سچ کر دکھائے، کہ وہ انسانیت میں تفریق اور تقسیم کا قائل نہیں ہے۔

درخواست دعا

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی اہلیہ صاحبہ کی حالت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ اور ہاتھوں پر خارش کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴